رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO A 783



ضعیفی دور کرنے کی تدبیر

مع ۲۴ تصاویر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن ورزش کے ساتھ تو نے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب نکال ہی ڈالی جس سے بالکل چھوٹے بڑے کل اعضاء کو حرکت دیتے رہیے [illegible] شکایت اور نہ کبھی دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہیگا اعضاء کو کس طریقہ پر حرکت دینی چاہیے اسکے واسطے کتاب میں جو چوبیس تصاویر دی ہوئی ہیں انکو کسی استاد کے سکھلانے کی ضرورت نہیں پڑتی یہ کتاب اردو ترجمہ یورپین کتاب نہایت مفید ہے [illegible] پھرنے ورزش کرنے وغیرہ کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے ضعیفی [illegible] دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہم نے خود اسکے مطابق ورزش کرکے بہت فائدہ حاصل کیا ہے [illegible] اس کتاب کے بدولت جوان سے بوڑھا اور بوڑھا جوان ہو سکتا ہے اس کتاب کی صفات کو دیکھتے ہوئے بھی ہم نے برائے نام اسکی قیمت صرف عہ [illegible]

ملنے کا پتہ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

نوجوانو

[illegible] جوانی جنون عشق [illegible] بربادی احتلام [illegible] کے مریضو۔ اگر آپ اشتہاری طبیبوں نے لوٹ لیا ہو۔ علاج کرتے کرتے آپ عاجز ہو گئے ہوں تو ایسے آڑے وقت ہم آپ کے لیے رسالہ **قوت باہ عظمت** پیش کرتے ہیں جس میں مشرق و مغرب کے جدید و قدیم طبیبوں [illegible] کے تجربات کا نچوڑ مکمل طور پر جمع کیا گیا ہے جو عورت و مرد کی مباشرت سے متعلق ہیں [illegible] اولاد [illegible] تندرست اور [illegible] بچے پیدا کرنے کی تدابیر۔ فلسفہ عشق۔ فلسفہ ازدواج [illegible] تعلقات زوجین [illegible] کے طریقوں وغیرہ وغیرہ کی مفصل تشریح کی گئی ہے [illegible] امراض مردانہ کا مفصل اور مکمل بیان [illegible] دفع کرنے کے سینکڑوں مجرب المجرب [illegible] نسخے [illegible] بے انتہا مفید [illegible] ایسے نسخے [illegible] مصنف صاحب نے بڑی کوشش اور صدہا روپیہ خرچ کرکے ایسے نسخے حاصل کیے ہیں [illegible] آپ کی قسمت [illegible] اس کتاب کے نسخوں کو [illegible] غیر مفید ثابت کرنے والے کو ایکصد روپیہ انعام دیا جائے گا۔ قیمت [illegible] فی جلد علاوہ محصول

ملنے کا پتہ: **منیجر عظمت بک ڈپو لکھنؤ**

شرطیہ علاج اور دوا مفت

[illegible] افسوس ہے [illegible] کوئی [illegible] نہیں کرسکتا کہ واقعی کس کی دوا مفید ہے [illegible] حلفیہ بیان [illegible] کوئی [illegible] قیمت کا [illegible] ایک [illegible] اشتہار [illegible] ہماری دوا [illegible] انسان کا کام [illegible] ان [illegible] صداقت [illegible] کبھی شباب [illegible] ضعف باہ [illegible] وغیرہ [illegible] شباب [illegible] علاج ہے [illegible] مفت [illegible] کافی شہرت اور مفید ثابت ہو جانے پر [illegible] نقصان کا بدل ہو جاتا ہے [illegible] تمام امراض [illegible] زندگی [illegible] وغیرہ [illegible] کے بعد [illegible] شباب [illegible] قیمت [illegible] روپیہ [illegible] ہوگی۔

ملنے کا پتہ: **منیجر عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ**

عزیز خریدار اور میں

عزیز خریدار۔ کیوں صاحب یہ نہایت چمک دار چاندی کے ورق ہیں یا سچے سونے کے؟

میں۔ یہ تمباکو کی گولیاں ہیں جو پان کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔

خ۔ یہ نہایت ہی خوشنما ہیں مجھے دکھلائیے۔

م۔ [illegible] سونے چاندی کے ورق لگے ہوئے ہیں چکھ کر دیکھیے۔

خ۔ آہا۔ یہ تو نہایت ہی خوشبودار ہیں مشک و عنبر کی خوشبو بڑے غضب کی ہے۔

م۔ جناب پان کا لطف بھی [illegible] تو [illegible] نہیں۔ عرق گلاب اور کیوڑے میں تیار ہوتی ہیں۔

خ۔ تو ہر مذہب کے لوگ اسکو کھا سکتے ہیں۔

م۔ جی ہاں ہر مذہب و ملت کے لوگ [illegible] استعمال کرتے ہیں [illegible]

خ۔ [illegible] لکھنؤ [illegible] دوکان [illegible]

م۔ جناب بہت [illegible] طلائی [illegible] ورق ہے۔

خ۔ واقعی ان گولیوں کو دیکھ کر نہایت ہی [illegible] اور ان جناب یہ دوکان کس نام سے مشہور ہے۔

م۔ **مسٹر ارتضیٰ خاں تاجر تمباکو لکھنؤ**

ستارہ کا چشمہ [illegible] لکھنؤ

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

جھپو!

یہ پُر از ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہو رہا ہے اس کے صفحات بطور فائل علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتدائے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل مطالعہ کر لیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہونگے یہ مرتب فائل انکے اشتیاق کو پورا کرسکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ

المشتہر

منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۱ نمبر ۱۵

مضامین غیر

مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۶ء

زیٹریات

نظم بالتزام قافیہ ردیف "قاتل"

کوئی ممبر کرے یہ نوٹ بھی میونسپل بل میں
کہ سوکھی سوکھی رسیں کشتی ہیں کوئے قاتل میں
بھری ہو گئی پڑتے ہی نہر آلود ناوک کے
نقطار کہ دی تھی انگلی رعذن دیوا قاتل میں
دے شوق شہادت ٹکریں ماریں وہ کس کس کر
کہ سوکھے بن گئے ہیں سیکڑوں دیوار قاتل میں
زرا بیٹھا جو کوئی عشق کا بھوت آگیا سر پر
اثر ہے کس بلا کا سایۂ دیوار قاتل میں
اسے ہٹ میں گلا کاٹوں تجھے یہ ضد میں خود کاٹوں
پولیس آ ہی گئی اس بحث و تکرار قاتل میں
نگھوں سے جب دیکھا ۔ ہوا مغوق دیر قانی
یہ بھوت آنکھوں سے دیکھی نرگس بیمار قاتل میں

ق

کیا الٹا پہنچے قتل ہیں ۔ خود بھی ہوا گھائل
کہ مشکل ہو گیا ہے تفرقہ مقتول و قاتل میں
گلے مل کر پہنچے جیلے جو نے پشت پر جھکا
مرا دل توڑ کر گولی در آئی قلب قاتل میں
میں نکلا غث سے ان سے چھین کر منہدی بچے ونے کو
کہ شاید میرا دل ہے دست خون آلود قاتل میں
لگائے دریا بڑا گھڑی زعبہ اگر ہوتی
مرے بے چین دل کی ہے جو حرکت جیب قاتل میں
خریداروں کو تازہ قاتیوں کا دل دکھلاؤ
نہیں بوٹی بڑھی گھاٹا ہوا نیلام قاتل میں

دیگر در قوافی مختلف

جو سچ پوچھ کہاں ایسی گلو سوزی ہے قلقل میں
ٹپک پڑتی ہیں بے ولیں ہے وہ تیزی بار کے گل میں
نکالا کرتے ہیں چیک پہ شرت ہے خاص بال میں
ہمارا بھی نکالیں نوٹ جو اٹے گیا بل میں

مطلع بر مصرعہ طرح

ہوئی ہے نعش چاک اب دیر کیا تفتیش قاتل میں
اتر آیا ہے اُن کا عکس میرے شیشۂ دل میں
گھڑی سازی کے چتنے تھے گُرد گھنٹال جیں ہو کے
حسینوں کی بھری ہے کرک وہ ساتھ کے دل میں
نقطا کیا کوہ کن نے سختیاں جھیلیں محبت کی
مرے ہیں خون اُگل کر سیکڑوں بیماری سل میں
چڑھا ناتے پہ یہ کہتا ہوا قیس اے مری لیلی
ذرا تم آ کے گھڑی ہو ڈھونڈوں دل اپنا محمل میں
بلا کی گرم جوشی ہے ستم کی سرد مہری ہے
عدو کو آتشک ہم مبتلا وجع مفاصل میں

مصرعہ طرح

بلیٹیں اپنی ٹوٹی کی جو چکنا چور کرتے ہیں
اتر آیا ہے ان کا عکس میرے شیشۂ دل میں
بڑھاپے میں میاں کے ساتھ بیوی پوپلی ہوگی
ہمارا بروا نت کیسں جانے ہیں ہم ہیں ہوں پاسل میں
جنون عشق میں جلاب کا اُلٹا اثر ہو گا
طبیبہ قبض ہو گی روح عاشق ایک مسہل میں
کیا طاعون نے مشہور دنیا بھر میں چوہوں کو
خوشی ایسے ہوئے پھولے سماتے ہی نہیں بل میں
نہ چھینٹے دو نگاہ و وصل کے شربت کا کہ بھا
کہ بھٹا ہجر کے گنوں کا روشن ہے مرے دل میں
ہوں لیس نجد میں پرتا ہے مجنوں اور دعا یہ ہے
تمہیں ناقہ چرے لیلی کا اور وہ بھی ہو محمل میں

تلاش گوہر مقصود میں اُلٹے ہیں یوں دریا
ادھر ساحل ہیں دریا میں اُدھر دریا ہیں ساحل میں
چھپایا جب غیروں سے اُنھیں پاپ نے اُن کے
اُسی دن سے وہ بیٹھے آ کے میرے خاندان میں
ہے گردش رات دن اک خوشنما پردیں نہیں لیتا
ستارے سب نکلانے کے ہیں دہشت ہر چرخ کی بل میں
کہا لیلی سے اُترو ناقہ دینے بھی کو ہے بچہ
اُمید وصل سے ہے قیس خاراں شاد منزل میں
محبت کا اُسی کے دم بھرا کرتے ہیں ہم ہر دم
تمنا گر خورسا کی ہے کہ ہم اسکی بھریں جلیں
اندھیرے اور اُجالے میں ہے یکساں یار کا جلوہ
وہ تھی ایٹر کے پردے ہوں کہ بائسکوپ کی فلمیں
خوشی سے گلا کٹوا دیا ایسا بہادر ہوں
میں کیا بکری تھا بول اُٹھا جو زیر تیغ قاتل میں"
جو میرا ذکر بس چلتے ہیں سوفی بن کے غیر ان کو
مجھے بیٹھنگے دکھا میں بر وہ عقدہ انامل میں
کترتے ہیں سوید اچیر کر وہ قلب کا ٹھوا
اُٹھیں دھوکا ہوا غالب کی ہے چکنی ڈلی دل میں
تھکا جب قیس لیلی سے کہا بس اب یہ حالت ہے
کہ تم کو میں کیل اور جا کے ہم ہو بیٹھیں محمل میں
وہ میرے گھر سے اٹھتے پاؤں زیٹر منزلوں بھاگے
جہاں بھی انکو ڈھونڈھا آگیا میں بھی منزل میں

خیالی محفل

سچ کہا ہے واہمہ خلاق ہے

نمبر ۲

(تتمہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء)

سکھ: آپ تو عجیب آدمی ہیں۔ بھلا دُنیا میں کوئی ایسی حکومت بھی ہے جو قبل از وقوع کسی فساد کو روک سکے۔ فسادات اچانک ہوتے ہیں دُنیا بھر ولی نہیں ہے۔

ہبی خواہ ہند: مگر ہماری برٹش گورنمنٹ تو یہی کہتی ہے کہ کم از کم تمام والیان ملک کو ولی ہونا چاہیے جب وہ کسی دیسی ریاست پر اعتراضات کی بارش برتی ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک فرشتہ جس سے کبھی گناہ سرزد نہیں ہوا آسمان سے اترا ہے اور عنصری جسم رکھنے والے فانی انسانوں کو عرفان ریاضت اور تزکیۂ نفس کے بڑے بڑے مسائل سمجھا رہا ہے۔ غریب والیان ریاست ایسے شکنجے میں ہیں کہ خود مشق فضیحت دیگراں نصیحت بھی نہ کہہ سکیں۔ ایک معمولی اخبار نویس یہ کہہ سکتا ہے کہ برٹش انڈیا میں مطلق العنان حاکموں نے اندھیر مچا رکھا ہے مگر بڑی بڑی ریاستیں رکھنے والے وہ ہونٹ نہیں کھول سکتے۔ جو اخباری کاغذ انکی حمایت کرتے ہیں اُنکا داخلہ بھی اس خوف سے روک دیتے ہیں کہ مبادا ان کی حمایت کا قصاص ہم سے لیا جائے۔ تو اور لینے کے دینے پڑیں۔ اگرچہ کہتے ہیں کہ فلاں ریاست میں پولیٹیکل ایجنٹ کو رئیس سے ذاتی کدورت ہے تو رئیس صاحب خود فرماتے ہیں کہ جھوٹ! مسٹر [illegible] ایک نہایت راست باز آدمی ہے اور ہم برٹش مدبرین کے دل سے شکر گزار ہیں کہ اُس نے ایسا نیک ایسا ہی خواہ ایسا منصف ایسا یہ ایسا وہ ریزیڈنٹ ہمارے یہاں بھیجا۔ اندرونی واقعات جنہیں معلوم ہیں وہ اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ دیسی ریاستوں کا خدا ریزیڈنٹ ہے۔ رئیس کی مجال نہیں کہ اپنے کسی واجبی حق پر جو زرا خفی کے ساتھ آنریبل مسٹر ریزیڈنٹ کے چلتوں ضائع ہو رہا ہے کان ہلا سکے۔

ایک بزرگ کہتے تھے کہ اودھ کے ریزیڈنٹ صاحب نے خاص پائے تخت کے اندر گنجان آبادی میں اپنا اڈا بنایا تھا اودھ کے نواب سعادت علیخاں مرحوم اس بات سے ٹھیک اسی طرح جلتے تھے جیسے نئی نویلی دولھن اپنی خوابگاہ کے متصل ساس نندوں کے وجود سے جلتی ہے:-

سج گئے موری پائل باجے
جاگے ساس جٹھنیا ......
نہ چھیڑو سیاں۔ بانی عمر لڑکیاں ....

پئے سانس بھی لی تو ساس کو خبر ہو گئی۔ مگر نواب کسی طرح نہ کر سکے کہ چلتا دھندا کیجیے آپ کے وجود سے دو عملی ہوتی ہے۔ رعیت بھی ہوتی ہے۔ انتظام میں خلل پڑتا ہے۔ شہر کے دو حاکم سمجھے جاتے ہیں۔ آپ کے ہوتے ہمارے نفوذ حکم میں بے استحکامی اور کمزوری پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ امیر امرا نے ادھر خیانت کی اُدھر جھٹ پالکی بنگالی اور آپ کے بنگلے پر پہنچ گئے۔ گویا ان کے پیٹ میں پناہ لی۔ ہمیں ہر وقت اذان پتّوں کا عمل پڑھنا پڑتا ہے۔ اسکے علاوہ آپ کی سفارش کی انتہا نہیں نواب ایک خیالی رئیس تھا اپنے گھر آنے والے دشمن کو بھی قتل نہ کرنا حکم دینا اسکے نزدیک خلاف مروت تھا۔ غرض اس نے مجبور ہو کے بڑے بڑے دھونسے بنوائے جنکی آواز سے مردہ بھی قبر میں اُچھل پڑے یہ دھونسے شاہی باغ دعایت باغ جہاں اب بلرام پور اسپتال ہے کے دروازے پر رکھے گئے۔ نقارہ نوازوں کو حکم تھا کہ پہر کی نوبت میں یہی دھونسے پیٹے جائیں اور کوئی چوبی گھنٹہ بھر سے کم نوبت نہ بجائے۔

ساڑھے تیرہ روپے کے ناول صرف تین روپے میں

۲۶ ناول حجم دو ہزار صفحہ وزن قریباً دو سیر

(۱) زیب پتی (۲) خون جگر (۳) خورشید و حمید (۴) منظور نظر (۵) پگلی (۶) دولت کا دھوکا (۷) عصمت آرا (۸) مظلوم زہرہ (۹) تصویر حسرت (۱۰) ستارۂ اقبال (۱۱) شام غم (۱۲) [illegible] (۱۳) تصویر عشق (۱۴) شوہر پرست (۱۵) اثیر نظر (۱۶) [illegible] چاند (۱۷) سیر چمن (۱۸) محبت کا شعلہ (۱۹) بزم حسرت (۲۰) نرمدا بائی (۲۱) [illegible] (۲۲) بچپن کی محبت (۲۳) بچپن کے آنسو (۲۴) حسرت کے پھول (۲۵) تلاش آئندہ (۲۶) سراب حیات۔

ملنے کا پتہ

ظفر برادرس تاجران کتب لاہور ظفر منزل

سعدالت جناب سید محمد عباس [illegible] اسسٹنٹ کلکٹر [illegible] بہادر [illegible]۔

بدست عوام فروخت کے لیے

سمن بموجب دفعہ ۹۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک متحدہ آگرہ و اودھ پنڈت بھیم [illegible] مدعی بنام [illegible] پرشاد [illegible] زمیت [illegible] مسمی [illegible] وغیرہ بنام ستیش پرشاد و [illegible] پرشاد ساکن [illegible] تحصیل [illegible] پرگنہ [illegible] ضلع [illegible] قوم [illegible] ہرگاہ حاضر ہونا تمہارا ضروری ہے [illegible] دفعہ ۲۰۲ قانون ۳ سنہ ۱۹۰۱ء [illegible] کہ تم بعد [illegible] عدالت کے رو [illegible] حاضر ہو۔

وقت ۱۰ بجے بمقام [illegible] حاضر ہو۔

دستخط حاکم [illegible] انگریزی

مہر عدالت

نوٹس حسب دفعہ ۱۷ ایکٹ کورٹ آف وارڈس سنہ ۱۹۱۲ء ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

ہرگاہ بذریعہ نوٹس نمبری ۲۳۲ مورخہ ۳۰ مارچ [illegible] ممالک متحدہ آگرہ و اودھ مورخہ ۳ اپریل سنہ [illegible] یہ اعلان کیا گیا تھا کہ کورٹ آف وارڈس نے جائداد [illegible] واقع ضلع [illegible] کا اہتمام اپنے ہاتھ میں لیا ہے حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ کورٹ آف وارڈس ممالک متحدہ آگرہ و اودھ اعلان کیا جاتا ہے کہ جن اشخاص کو کوئی زر نقد یا زر ڈگری وغیرہ کے بابت علاقہ [illegible] کے خلاف ہو انکو چاہیے کہ نوٹس ہذا کے گزٹ میں شائع ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر بذریعہ تحریر ہم کو اطلاع دیں۔

نوٹ۔ قرض خواہوں کی توجہ دفعات [illegible] تا ۲۳ ایکٹ کورٹ آف وارڈس سنہ ۱۹۱۲ء کی طرف مبذول کی جاتی ہے۔

دستخط ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر [illegible]

توبت بجنے لگی دھونسوں کے بادل گرجنے لگے رات توخیر گزرات کو نو بجے بارہ بجے تین بجے۔ اس مردہ کھال کا شور بے ہنگام صاحب بہادر کی میٹھی نیند میں بالمزخل ڈالنے لگا۔ آنکھ لگی اور آواز آئی دھوں۔ ٹیں۔ ٹیں۔ ٹیں ٹیں ٹیں۔ دھوں دھوں یہ سلسلہ گھنٹا بھر رہا۔ تنی دیر تک صاحب پتلون میں ہاتھ ڈالے برامدے میں ایک پھیریاں لگاتا رہا۔ قریب ہی میاں آزریں کی چڑھائی دل آرام کے صحن میں "دھوتی دھکڑ" توپ بھی رکھی تھی نوبت کی دھوں دھوں آتے کی تھو تو بو ختم ہوئی توپ اس نے سلامی سرکرنے کا ٹھکا لگا دیا۔ دھائیں دھائیں چلنے رہی نو نیند بھی اڑنچھو ہوگئی گھنٹہ دو گھنٹے خوشامد کے بعد پک سے پک جھپکی تھی کہ پھر راگ پھر شروع ہوگیا۔ آخر صاحب نے نواب سے کہا دل نواب صاحب یہ توپ اس نفس کو اجازت دیجیے کہ سنڈیانوں میں سکونت اختیار کرے شہر کی آبادی سے ویرانے میں بسیرا لینا بہتر ہے۔ بہتر ہے۔ سطی لطائف اول اس گرگ بغل سے نواب نے

نجات حاصل کی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ ریاستوں کے رئیس موم کی ناک نہیں تھے چاہتے تو بالفاظ صریح کہہ دیتے کہ یہاں سے خیر کیجیے مگر جب نہ کہہ سکے تو اب کیا کہیں گے۔ اب تو ان پر الزام عائد ہوتا ہے کہ قبل از وقوع تم نے فساد کو نہ روکا۔ یہ کہتے ہیں کہ بجا فرمایا پیرو مرشد۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ دل تمہارے یہاں ڈاکے پڑتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں۔ بالکل صحیح۔ بے شک حضور آپ کے یہاں جیسی جان ہے کمبخت ہماری رعایا نہایت نالائق ہے۔ اسکو عرفان خداوندی سے کوئی لگاؤ نہیں۔ دیکھیے ہر دولت کی

نکریں ہیں۔ حضور کی عنایت درکار ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دل ہم نے سنا آپ کا نواب چوں چوں نواز جنگ بیس لاکھ روپیہ غبن کرگیا آپ اس پر سختی نہ کیجیے وہ برٹش حکومت کا بڑا خیر خواہ ہے اسے اس غبن کا انعام ملنا چاہیے۔ یہ جواب دیتے ہیں واقعی غلطی ہوئی ہرگز چشم نمائی نہ کی جائے گی آپ مطمئن رہیں ظاہر کیا جاتا ہے کہ ہم گود میں بیٹھے داڑھی نوچیں گے سر سہلائیں گے بھیجا کھائیں گے۔ جواب ملتا ہے کہ ریش فش ہے اسی قابل ہے فخر و عنایت۔ نجے قدر افزائی در رحمت سبحانت بسم اللہ آئیے نوچیے۔ داڑھی کیسی غلام کے سر میں ایک بال بھی نہ رکھیے اگر ریذیڈنٹ صاحب کی گنیا شہر بھر کو کاٹ کاٹ کے پاگل بنا دے اور میں صاحب جرات کرکے کام نے کے شکایت کروں کہ سنے اڑا لیے یا ادھر کھیے تو ایسا جواب ملے گا کہ آپ کو ہمارے ذاتیات میں دخل دینے کا حق نہیں۔ برخلاف اس کے اگر میں صاحب کسی محل سے بے رخی کرلیا یا بوسہ لینا ترک کردوں تو ریذیڈنٹ صاحب کو حق حاصل ہے کہ وہ



"پیام دعوت"
- پینگ بڑھ رہے ہیں۔
- آؤ بڑے میاں سے پایا پاکہ ترا تنگ در کنار کشم۔"

ترک و سگیری کر دیں اور دشمن کو مجبور کر دیں کہ شب بھر بتوں کی بیڑیاں کھینچتا رہے ورنہ چھڑا لیں۔۔۔۔۔
سمجھ لے کہ ہم سے بگاڑنے کا نتیجہ بُرا ہوگا سے

دیکھ پچھتائے گا میرا جو بُرا دل ہوگا
عزل گیری سے یقیناً تجھے حاصل ہوگا

سکھ:- اچھا خیرات تو جانے دیجیے کھیڑے کی باتیں ہیں اور آپ بھی جذبات کی رَو میں بہہ گئے ہیں۔ اب یہ فرمائیے کہ دیسی ریاستیں اپنی رعایا کو خود مختار حکومت کے واسطے کیوں تیار نہیں کرتیں؟ انھیں بہت عمدہ موقع حاصل ہے کہ وہ اعلیٰ تعلیم دلائیں اور انھیں ملکی نظام میں حصہ دیں۔

اینگلو انڈین:- ویل ویل۔ کھوب بات بولا۔

بہی خواہ ہند:- دیکھیے صاحب بُرا مانیے گا۔ آپ کے ہم لوگوں نے ہندوستانیوں سے وعدہ کیا تھا رفتہ رفتہ اعلیٰ عہدے ہندوستانیوں کو دیے جائیں گے اور جب دیکھیں گے کہ کام چل نکلا تو علیحدہ ہو جائیں گے۔ اس وعدہ کو بہت زمانہ گزرا اب آپ ذرا غور سے دیکھیے کہ اس وعدے پر کہاں تک عمل کیا گیا۔ گورے چمڑے والے سر سروس کی ناک میں ہر سال فوج در فوج تشریف لاتے ہیں اور جب آتے ہیں تو ولایت والے اس مداری کی طرح جو بندر نچایا کرتا ہے کھلونوں کی طرح دکھا کے جھنجھنا جیسی دکھا کے دور حکومت کا فردوس دکھا کے انھیں ڈھکیلتے ہیں۔ یارو تخت سلطنت خالی ہے۔ ہندوستان کی گردن تمہارے جوتے کی مشتاق ہے تو کچھ دنوں تفریح کرو تماشا دیکھو ہم صاحب کو جاڑوں کی ہوا کھلا دیا۔ بارہ دن جانے کی رخصت لو۔ دس پانچ سال کے بعد پنشن حاصل کرو اور مزے سے اپنے وطن میں رہو۔ ناکارہ پن کی مصیبت اسوقت تک گوارا تھی جب تک ولایت کے ہندوستانی انگریزوں سے کم تھے۔ انھوں نے قلم کی بدولت قناعت کی تمام کام خود انجام دیے اور اپنے افسر کا نام کیا مگر اب وہ زمانہ ہرگز نہیں ہے کہ ان پر بھی قائم ہے۔ انھوں نے ہندی کی زبانیں بجائے فارسی کے گٹ پٹ بولتے ہیں یا ورق بھر اردو جو کبھی سرکاری دفتری زبان تھی بعوض ہندی کی رپورٹ لکھے تو سب کی زبان تھی سے گئی تو

ہندی کو کوئی نہیں پوچھتا تو پیپوش سے انگریزی میں تو اسی مدت سے کرتا ہو ولایت صاحب لوگ سے جو آتے ہیں ہندوستان پر حکومت کرنے اور ہندوستانی زبانوں سے واقف کرتے ہو تمہیں صرف بات چیت ہی میں نہیں بلکہ علوم و فنون میں بھی ستائز نظر آتے ہیں۔ پس آپ نے اس وعدے پر کب توجہ فرمائی جو دیسی ریاستوں پر اعتراض فرماتے ہیں۔

اینگلو انڈین:- ویل چپ رہو۔

بہی خواہ ہند:- ذرا سنبھلے ہوئے ہوش کی لگام تھامیے۔ دیسی ریاستیں جس دن اپنے اہل ملک کو اعلیٰ عہدے حوالے کر دیں اور مقابلہ گورے چمڑے والوں سے آپڑے اس دن انکے ساتھ وہی سلوک ہو جو فرمانروائے دکن کے ساتھ آج ہو رہا ہے۔ اردو یونیورسٹی اس لئے دشمنوں کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹک رہی ہے کہ ایک طرف تو گٹ پٹ کی آوازیں دکن کے پنجرے میں سنائی نہیں دیتیں دوسری طرف ولایت سے پروفیسروں کی کھیپ آنی موقوف ہو گئی۔ دفتر سارا اردو ہو گیا۔

سکھ:- اجی جناب دکن کا تو ذکر ہی نہ کیجیے۔

بہی خواہ ہند:- کیوں؟

سکھ:- کوئی انتظام ہی درست نہیں۔ میرے خاص کا خدا اخبار جیسے خباثت میں روزانہ نکل چکے ہیں اور پردے کی جو باتیں ہیں وہ بھی عدو شائع نہیں کیں کیا ایک ہندوستانی ریاست

آزار دوں۔ ترس کی بات ہوں؟

بہی خواہ:- نہیں آپ کو قسم ہے ضرور کہیے۔ کوئی کسر اٹھا نہ رکھیے۔ ذرا ہم بھی تو سنیں۔

سکھ:- غضب کے مطلق العنان ہیں۔

بہی خواہ:- پھر آپ کا اجارہ ہے؟ ان کی خود مختاری تو قانون کی رو سے ہے۔ اور آج کی نہیں ہے۔ وہ سر نیکلسن سے کام نہیں لیتے جو ایک قسم کی بے وفائی ہے۔

سکھ:- متعصب ہیں۔

بہی خواہ:- کیا تعصب کیا؟ کس کے ساتھ تعصب کیا۔

سکھ:- دیکھیے جس کا خدا اخبار کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں اسے اپنی قلمرو میں آنے نہیں دیتے۔

بہی خواہ:- خوب! آپ کا شاید یہ مطلب ہے کہ جو مصیبت بیہودہ اخبار نویسوں کی بدولت خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم تمام ہندوستان کے سر پر نازل ہوتی ہے وہی دکن پر نازل ہو۔ اور برٹش گورنمنٹ کو غرض بے رکھانے کا موقع مل جائے۔ اعتراض کیا جائے کہ دیکھو تمہارے یہاں فساد ہوتے ہیں یہ تمہاری نالائقی ہے۔ بس مسند خالی کرو۔ فسادات صرف ہمارے ہی زیر حکومت جائز ہو سکتے ہیں تمہاری یہ شرافت نہیں کہ تم فسادات برپا ہونے دو دیکھو ہمیں کو زیب ہے کہ جتنی جوتی پیزار رعایا میں ہوتی ہے وہ نشان حسن انتظام سمجھی جاتی ہے۔ کونسلیں بناتے ہیں اور ان کی تجویزیں اسی طرح غائب ہو جاتی ہیں جیسے انجانا کے سر سے پھینک ہوتے ہی ٹوپی گر جاتی ہے اور قیادت کے وقت کا آرڈیننس نکالتے ہیں اور وہ حرف و حرف لوگوں کو نظر بند کر لیتے ہیں۔ جو کتاب اپنے مقصد کے خلاف



انگلستان :- کمبخت ایسی کڑوی شرطیں لگا کے ایسا چپکا پڑا ہوا ہے گویا کچھ جانتا ہی نہیں۔

ترک :- خر۔ خر۔ خر۔ خر۔ خر۔

چھپی ہوئی دیکھی خواہ وہ حرف بحرف سچ ہو فوراً ضبط
کر لیتے ہیں۔ مسٹر کیسے - وطن نکلتا ہے مگر ہندوستان
میں اسکی آمد موقوف ہے۔ لندن سے "مسٹر اوٹ لک"
نکلا اور ہم نے فوراً حکم دے دیا کہ ہندوستان کے
ساحل پر اسکا پلندہ بنا کے دریا میں ڈبو دو۔
شکی کن دید یا زند از نعیش رو ق حاصل نہیں ہے۔
غرض اُن کا یہ جواز یہی ہے کہ فساد کے پُرزے
چلنے نہ پائیں۔ حتیٰ الامکان مجوزہ میں انڈے
بچے چوں چوں نہ کریں۔ صاحب کو دھونس ڈالنے کا
موقع جہاں تک نہ ملے وہیں تک بہتر ہے۔ یہ تعصب
ہرگز نہیں۔ یعنی بیدار مغزی ہے۔"

انگلو انڈین۔ بڑا بڑا کو... کار... بھی جلتی کو تیلی "لگائی"۔

سکھ جی ہاں اکثر نکتہ چیں وہاں کے خواند کی
گورنمنٹ کے کانوں تک پہونچی ہیں۔ (باقی آئندہ)

الراقم
وحید لکھنوی
نعل مسلم
باؤ میں خاک اڑانے والا

مولانا پنچ کی نوٹ بک

تحریر [illegible]

علامہ شبلی نعمانی نے حضرت علیؓ کی تیراندازی کا
ایک قصہ اپنی کتاب سیرۃ النبی میں بیان فرمایا ہے
اور معین العلماء علامہ مہدی نے اس قصے کے
راویوں کی جانچ کی ہے اور عقل و نقل کی راہ سے
روایت کا جعلی ہونا ثابت کیا ہے۔ کتاب دیکھنے
کے قابل ملاحظہ ہے خوبصورت ہے۔ لکھائی چھپائی
بھی خوب ہے۔ مطلا سرورق ہے قیمت فی نسخہ
۴ر مقرر ہے اور احمد علی عبدالرسول مطبع نادری
جبل پور سی پی سے مل سکتی ہے۔

کوٹہ میں کھاج

بقول سیاست لاہور [illegible] بمبئی [illegible]
ہمارے [illegible] سلطان [illegible]
کو ہلا [illegible] کے لیے [illegible]

آؤ اور ہماری بیعت کرو رضا کے ساتھ نہیں تو زبردستی
ہی سہی ابھی تم آؤ اور دیکھو کہ اس کانفرنس میں
شریک ہونے والے سب پہلے ہی سے نجانب کی
خلافت پر متفق ہیں کیا مجال جو کوئی خلاف کلمہ منہ
سے نکال سکے۔ دفعتہً کریال میں غلغلہ لگا سنئے
سہیل یمانی طالع ہوا اور امام بھی اپنی فوج لے کے
سرحد حجاز پر آدھمکے۔ طلوع سہیل کے عجیب خواص
میں بعض حکما نے ایک خاصہ یہ بھی بیان کیا ہے
کہ سانپ پر جب اس کا عکس پڑ جاتا ہے تو وہ
مرجھلا ہو جاتا ہے۔ طاقت جواب دے جاتی ہے
جس کا جی چاہے دُم پکڑ لے۔ وہاں خیر نہ ہوگی
اس کے علاوہ ایک حدیث بھی ہے جس کا ذکر
ہم اپنی زبان سے نہ کرینگے۔ ممکن ہے کہ یہ حدیث
اسی فتنہ کے بارے میں ہو۔ الغرض یہ حال میں
فال رہی ہیں "سہیل" برا ہوا۔ سنتے ہیں کہ ینبع فوج
میں ترکی سردار بھی ہیں۔
کوئی دم میں مر لیا جا چاہتی ہے۔
بشرطیکہ خبر صحیح ہو اور کسی نے بے پر کی نہ اڑائی
ہو۔

عجب ملکے است ہندوستان

ایک ایرانی کسی جرم میں دھرے گئے پاداش میں تشہیر اور دیس نکالے کی سزا ملی۔ گدھے پر سوار کیے گئے۔ آگے آگے ڈھول، منادی ندا کرتا ہوا کہ یہ سزا اس شخص کی ہے جو فلاں جرم کا مرتکب ہوا۔ لڑکے غل مچاتے ساتھ ہوئے۔ تماشے کے واسطے یہ سامان بہرحال ایسا دلکش تھا کیا مجال کہ لوگوں کا غول طبعاً قابل التفات۔ گدھے کی سواری ایران میں معیوب نہیں بلکہ مرغوب ہے لوگ دام دے کے سوار ہوتے ہیں۔ اس ساز و سامان کو انھوں نے سزا کا بدل نہیں خیال کیا۔ اور جب اپنے وطن پہونچے تو وہاں دوستوں سے کہنے لگے:۔

ہندوستان عجب ملک است۔ ڈھول و دمامہ مفت نقیب نجیب مفت۔ سواری خر مفت۔ فوج طفلاں مفت گردش بازار مفت۔

عزت اور حکومت دو جداگانہ چیزیں ہیں ایک نمک حلال ملازم خواہ کسی پایہ کا ہو اپنی ذمہ داریوں کے باعث لرزہ براندام رہتا ہے اور جو نعمتیں اسے خدمت کے عوض ملتی ہیں وہ کسی طرح اقبال [illegible] کے آنکھ نہیں کھلتیں۔

نداشت ماندۂ عمر بے وفا مزۂ
نمک زدند کباب مرا ز خاکستر

برخلاف اُن ملازمین کے جن کا فرض منصبی حکومت جتانا آزار پہونچانا۔ دعوتیں کھانا۔ مزے اڑانا۔ [illegible] کھیلنا۔ دل بہلانا کھاتا اور جو توڑتے ہاتھ پر ہاتھ دھرے کا ہوا ہو جاتا ہے۔ پس کوئی عجب نہیں اگر ہمارے بڑے لاٹ نما دوست لارڈ ریڈنگ وطن مالوف پہونچیں تو اپنے احباب سے فرمائیں ہندوستان عجب ملک است۔

"تنخواہ مفت۔"
"خرچ سفر و زاد راہ مفت۔"
"کلہ زدن و فرو گزاشتن مفت۔"
"تملق مزاج گویاں مفت۔"
"رقص ماہرویاں مفت۔"
"شکار خوکاں مفت۔"
"سواری موٹر رائگاں مفت۔"
"نظارۂ طرف داروں جہاں مفت۔"
"چیزے ندادن و عالم شدن مفت"
"خوردن مفت و دریدن مفت"

چنانچہ ان حقائق ہند سے رخصت ہونے کا لاٹ صاحب کو بہت افسوس ہے مفت خوری کے سبب سے جسے طبیعت پر جو اثر پڑ گیا وہ ان ٹوٹے پھوٹے جملوں سے ظاہر ہوتا ہے فرماتے ہیں:۔

"ہائے ہائے اب میں کیا کروں؟"
"میں نے سب کام ختم کر دیے"
"اب مجھے کوئی فکر نہیں۔"
"یہ پانچ سال پہاڑ ہو گئے"
"کسی طرح یہ معلوم ہو جائے کہ میری وجہ سے ہندوستان کو فائدہ پہونچا تو بس میری باچھیں مارے خوشی کے کھل جائیں۔"
"ہندوستان عجب ملک ہے۔"
"میں کبھی اپنے کرتوت پر پچھتایا نہیں۔"
"اللہ شکر ہے تیرا کہ میں بخیریت واپس آیا۔"
"ہندوستان چھوڑ کے بہت دل دکھا۔"
"ہندوستان کے حالات ایسے ڈراونے ہیں کہ کہہ نہیں سکتا۔"
"میں آنکھوں نے دیکھا وہی جانتی ہیں۔"
"گھبراؤ نہیں۔ گھبراہٹ اور پریشانی غلطی ہے۔"
"مایوس نہ ہو۔"
"ہندوستان ہماری قوم سے زیادہ اچھی حالت میں ہے۔"

خدا حواسوں کی خیر رکھے یہ بھی آدمی ہیں حواس ہی حواس ہیں۔

فسل می کنم فسل بعین عربی

ایرانی اکثر عین کی جگہ [illegible] بولتے ہیں [illegible] تو یہ حال ہے کہ عین انگلیش سے ادا ہی نہیں ہوتا بعض کا حال اس کے برعکس ہے [illegible] ہر کان [illegible] ہو جاتا ہے۔ تلفظ کو [illegible] کو [illegible] چنانچہ ایک ایرانی آغا [illegible] دانتے گئے اور نیت کی۔

"فسل می کنم فسل بعین عربی۔ نقین فارسی"

ایک خدائی دھوے سابق وزیر اعظم انگلستان مسٹر میکڈانلڈ کو جس جیسا چاہیے [illegible] کا سا [illegible] زیادہ بھی لوگوں کو بھی ہوگی۔ مسٹر میکڈانلڈ کے دشمن ان پر [illegible] پیتے اور انہیں غدار [illegible] قرار دیتے تھے۔ غدار کا تعین (تعین) اب بھی بجائے خود موجود ہے لیکن سنتے ہیں کہ حکومت روس نے حضرت لائڈ جارج کو بغرض سیر و تفریح مہمان بلایا ہے اور یہ بھی اجازت دی ہے کہ اثنائے گردش میں وہ ہر قسم کی تحقیقات آزادی کے ساتھ کر سکتے ہیں یہ خبر [illegible] میں نقل کی گئی ہے۔ ایڈیٹر صاحب کا قول ہے کہ لائڈ جارج جمہوریہ روس کے اصول و عقائد کے فی الجملہ قائل ہیں کیا تعجب ہے اگر وہ روس و انگلستان کی باہمی ان بن رفع کرنے کا موقع حاصل کریں۔

بات معقول ہے جاننے والے جانتے ہیں کہ [illegible] نقاوت [illegible] گذشت است۔ بالشویزم کو [illegible] ثابت [illegible] لائڈ جارج کا فسل بھی وہی فسل ہوگا جو مسٹر میکڈانلڈ نے کیا تھا۔ فسل کی نوعیت ہرگز بدل نہیں سکتی۔ روس میں جانے آنے کے بعد اگر حضور نے فرمایا فسل می کنم فسل بعین عربی نہ بعین فارسی تو وہ چنداں قابل التفات نہ ہوگا۔ اس [illegible] کے مطلب دو ہیں ایک تو یہ کہ روس کو ذلیل سمجھتے ہے انگلستان عزت [illegible] تو آؤ بھی مل بیٹھیں ہم تم کوئی جدا نہیں ہیں۔ [illegible] سی ٹکر [illegible] تھی اب وقت گیا بات گئی [illegible] کی خیر ہو۔ [illegible] ختم [illegible] سے ہر وقت مطلب رکھتی ہے [illegible] بیعت نہ کی۔ ابھی ہم تم اگر ایک ہو جائیں تو پھر قسطنطنیہ [illegible] کی پرانی آرزو تمہارے حق میں برآئے اور جرمنی [illegible] کو نیچا دکھانے کی تمنا ہماری نکلے۔ [illegible] جتنے [illegible] ہم نے جانتے تھے وہ تو نکل بھاگے اب تمہارے سوا کون ہے [illegible] مجلس میں بیٹھے دوسرے یہ کہ [illegible] کو بالشویزم کی ہوا اس لگی ہے۔ انگلستان میں بالشویزم [illegible] روشنی [illegible] جانتے رہنے کا موقع مل جاتا ہے

شاید کہ [illegible] برادر [illegible] خفا گردد

پس مسٹر میکڈانلڈ نے تعین فارسی سے فسل کیا تھا ہم تعین عربی سے فسل کرتے ہیں۔ [illegible]

اصلی کوک شاستر یا بہار عیش

المعروف لذت النساء باتصویر ۸۴ آسن والا

...کوک شاستر ہے جو جعل ہر کتب فروش سے مل سکتی ہے بلکہ یہ پنڈت کشمیری صاحب کے خاص نسخہ یا پاس کے پرانی کوک شاستر کا ترجمہ ہے۔ ترجمہ ایسا عمدہ ہے جس کو دیکھ کر عام لوگوں کو کیا بڑے بڑے دوستوں کو بھی زیارت نصیب نہ ہوئی تھی۔ اس میں وہ تمام باتیں درج ہیں جنکے جاننے کے لیے آپ سیکڑوں روپیہ خرچ کرتے ہیں اور پھر بھی مطلب حاصل نہیں ہوا۔ یہ کتاب سوائے ہمارے دوسری جگہ ہرگز نہیں مل سکتی اس کتاب میں صد ہا بیہ اور مخصوص مطلب کی باتیں درج ہیں۔ عورت و مرد کے متعلق بہت سی پوشیدہ راز اور خاص حالتوں کی۔ عورت و مرد کی مختلف تصویریں... ۸۴ بہترین آسن کا مفصل بیان ہے۔ مذہبی اور علمی اصول درج ہیں جن سے [illegible] خفیہ دوا اور ترکیب درج ہیں۔ آج منگا کر حسرت پوری کیجیے ورنہ ممکن ہے کہ پھر اسکی ایک جلد بھی نہ ملے اور سوائے افسوس کے کوئی چارہ نہ رہے گا۔ [illegible] دیکھیے صفحات ہیں... قیمت فی جلد دو روپیہ محصول ۸ر علاوہ۔

ملنے کا پتہ: منیجر جنرل بک سپلائی کمپنی لکھنؤ

سکہ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — ہیضہ، کھانسی، [illegible] درد پیٹ، درد سر [illegible] بخار، نزلہ، زکام [illegible] وغیرہ امراض کے لیے خوش ذائقہ دوا جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔ قیمت ۸ر یہ سب جگہ بکتا ہے

دودرو گھج کیسری — بچے دانتوں کو بلا جھن کے جڑنے کھولنے والی لاثانی دوا قیمت ۴ر

بال سدھا — بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط کرنے اور تیز بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۱۲ر

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ الف مرزا اینڈ سنس کمپو لکھنؤ

اصلی کوک شاستر

المعروف لذت النساء مع ۸۴ آسن ... ۸ر

مخزن مذاق

[illegible] ظرافت کا دلکش گلدستہ [illegible] ... ۱۲ر

قافلہ سالار صفدر و تقسیم بازی کا مضمون [illegible] باتیں ہیں جنہیں پڑھ کر انسان اپنا دم گھونٹ دینے والا بزم عشرت کی بہترین تحفہ [illegible] مطالعہ سے بہتر تحفہ دل نہیں ہو سکتا ہے قیمت فی جلد ۸ر

شعلۂ تمکین

جس میں ہندو مسلم تعلقات کے بنا پر سچا واقع کے ساتھ ساتھ تعصبات مذہبی کی نقصان رساں نیز اتفاق و اتحاد کی برکتوں کا دلچسپ ڈرامہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے قیمت ۱۲ر

۲۰ ناول دو روپیہ میں۔ ضخامت تقریباً ایک ہزار صفحہ۔ [illegible] طلسم حیرت [illegible] ۸ر

منگانے کا پتہ: منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامۂ عراق

عجیب دلچسپ نظم ہے جسے پڑھیے اور شاعری کی شاعرانہ شادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ۶ر

ٹکٹ بھیج کر منگائیے ورنہ آرڈر بھیجئے۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ سنہ ۲۴-۱۹۲۵ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد للعہ مع محصول ڈاک۔

مشتاقین جلد طلب فرمائیں

منیجر اودھ پنچ۔ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) نقد روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچوں کی روانگی موقوف کردی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ بجز خاص حالتوں کے پرانا پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فیٹا

ایک عجیب و غریب طلاء

جو جسم کی خاص فربہی کے لیے مخصوص ہے

نامرد و مجلوق

اپنی حالت چاق و درست کرنے کیلئے طلب کریں

کمزور و تندرست بھی فائدہ اٹھائیں

کوئی تکلیف و خاص پرہیز نہیں

قیمت صہ برائے عوام تین روپیہ آٹھ آنہ ہے

صہ برائے امراء عـہ دس روپیہ آٹھ آنہ

خرچہ معاف حوالہ اخبار ضرور دیں

پتہ: [illegible] رسائن گھر شاہجہاں پور

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

جو صاحب حکیم یا ڈاکٹروں کی بات فی ہونی کا بیجا ماہانہ [illegible] کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے وہ ہماری [illegible] کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے کے قابل بن جاویں گے اور اگر وہ چاہیں گے تو ایک ذریعہ معاش بھی [illegible] سیکڑوں روپیہ کما سکتے ہیں [illegible] اور نایاب نسخے [illegible] قیمت فی کتاب ۲ روپیہ علاوہ محصول [illegible] ایک ساتھ خریدنے پر ایک تحفہ مفت [illegible] ملے گا

منیجر دفتر چراغ حکمت علی گڑھ شہر (یوپی)

رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳ - اودھ پنچ لکھنؤ ۱۹۳۶ء